



سوال

(724) قرآن کی چند آیات ایک دوسری کی ضد کی طرح نظر آتی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن کی چند آیات ایک دوسری کی ضد کی طرح نظر آتی ہیں اس کی وضاحت فرمادیں۔ (۱) سورۃ الحاقہ: ۴۳، الحاقہ: ۴۰۔ (۲) نمل: ۸، القصص: ۳۰۔ (۳) البقرۃ: ۵۱، الأعراف: ۱۲۲۔

(محمد حسین بن عبدالصمد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ لکھتے ہیں: ”قرآن مجید کی چند آیتیں ایک دوسری کی ضد کی طرح نظر آتی ہیں۔“ یہ فقیر الی اللہ الغنی کہتا ہے آپ کو یا کسی کو تضاد نظر آتا ہے مگر حقیقت اور واقع میں آیات تو آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت شدہ احادیث میں بھی کوئی تضاد نہیں۔

(۱) ... سورۃ الحاقہ کی آیت نمبر: ۴۰ ہے: {إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ} [بے شک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے۔] اور آیت نمبر: ۴۳ ہے: {تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ} [”رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔“] ان دونوں آیتوں میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ دوسری آیت میں واضح کر دیا گیا ہے کہ پہلی آیت میں جس چیز کو قول رسول کریم قرار دیا گیا وہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے بتایا گیا ہے وہ شاعر اور کاہن کا قول نہیں بعد میں تنزیل من رب العالمین فرما کر واضح کر دیا گیا ہے کہ وہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے، تاکہ کوئی یہ نہ سمجھنا شروع کر دے ٹھیک وہ شاعر کا قول نہیں، درست وہ کاہن کا قول بھی نہیں مگر وہ رسول کریم کا اپنا قول تو ہے تو اللہ تعالیٰ نے تنزیل من رب العالمین کہہ کر اس فہم کا رد فرمایا۔

و بعبارة اخري يقول رسول بسا اوقات مرسل کا قول ہوتا ہے اور بسا اوقات رسول کا اپنا قول ہوتا ہے۔ مرسل کا قول نہیں ہوتا تو تنزیل من رب العالمین فرما کر قول رسول کریم میں دو صورتوں میں سے پہلی صورت کو متعین کر دیا گیا ہے اور دوسری صورت کی نفی کر دی گئی ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا: {وَالَّذِينَ طَبَّوْا} [البقرۃ: ۱۷۴] اور دوسرے مقام پر فرمایا: {أَوْ ذَكَرُوا مَسْفُوحًا} [الانعام: ۱۲۵] [”یا بہتا ہوا خون۔“] اب کوئی ان دونوں مقاموں میں باہمی تضاد سمجھنا شروع کر دے تو یہ اس کی خطا ہوگی کیونکہ دوسرے مقام میں پہلے مقام سے مراد کی توضیح کر دی گئی ہے کہ ”والدم“ میں دم مسفوح مراد ہے۔ غیر مسفوح مراد نہیں تو یہ کوئی تضاد نہیں۔ اس کی دوسری مثال ہے ایک مقام پر فرمایا: {يَسْتَعْجِلُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ ط} [الشوری: ۵] [”زمین والوں کے لیے استغفار کر



رہے ہیں“ [اور دوسرے مقام پر فرمایا: {يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ط} [المؤمن: ٤] ”ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔“ [اب دونوں مقاموں میں کوئی صاحب تضاد سمجھنا شروع کر دیں تو یہ ان کی نادانی ہے۔

(۲) ... سورہ نمل کی آیت نمبر: ۸ اور نمبر: ۹ میں جن چیزوں کا اثبات ہے۔ سورہ قصص کی آیت نمبر: ۳۰ میں ان میں سے کسی چیز کی بھی نفی نہیں، اور سورہ قصص کی آیت نمبر: ۳۰ میں جن چیزوں کا اثبات ہے سورہ نمل کی آیت نمبر: ۸، ۹ میں ان میں سے کسی بھی چیز کی نفی نہیں۔ لہذا دونوں مقاموں میں کوئی تناقض نہیں۔ جیسے کہ سورہ حاقہ کی آیت نمبر: ۲۰ میں جن چیزوں کا اثبات ہے ان میں سے کسی چیز کی بھی آیت نمبر: ۲۳ میں نفی نہیں اور جن چیزوں کا آیت نمبر: ۲۳ میں اثبات ہے، ان میں سے کسی چیز کی بھی آیت نمبر: ۲۰ میں نفی نہیں۔ لہذا ان دونوں آیتوں میں بھی کوئی تناقض نہیں۔

(۳) ... سورہ بقرہ کی آیت نمبر: ۵۱ اور سورہ اعراف کی آیت نمبر: ۱۲۲ کا معاملہ بھی پہلے ذکر کردہ دو مقاموں کی طرح ہی ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر: ۵۱ میں جن چیزوں کا اثبات ہے ان میں سے کسی ایک کی بھی سورہ اعراف کی آیت نمبر: ۱۲۲ میں نفی نہیں اور جن چیزوں کا سورہ اعراف کی آیت نمبر: ۱۲۲ میں اثبات ہے ان میں سے کسی ایک کی بھی سورہ بقرہ کی آیت نمبر: ۵۱ میں نفی نہیں۔ لہذا ان دونوں آیتوں میں بھی کوئی تعارض و تناقض نہیں۔

۱۴/۱۰/۱۴۲۲ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 722

محدث فتویٰ